# 22760 ـ كيا خاونداختيار كرنے ميں مجھ پر والد كى اطاعت واجب ہے اورميں ان كے اخلاق ميں تبديلى كيسے لاؤں

## سوال

والد صاحب چاہتے ہيں كہ بيٹى كے ليے خاوند بھى اپنى شہريت كا ہو ، وہ ہمارے ہر قسم كے معاملات ميں حكم چلانا پسند كرتے ہيں ، كيا آپ كے ليے ممكن ہے كہ آپ كوئي ايسى دليل پيش كريں كہ لڑكى كوخاوند اختيار كرنے كا حق ہے چاہے وہ كسى بھى ملك كى شہريت ركھتا ہو صرف يہ ہے كہ وہ صالح اورنيك اوراچھى طبيعت كا مالك ہونا چاہيے ؟
ميرے والد صاحب كا خيال ہے كہ بچى كوخاوند كے اختيار ميں كوئي حق نہيں يہ حق صرف بچى كے والد كو ہے ، ليكن ميرے خيال ميں وہ صرف اسے اختيار كريں گے جو ان كے ملك كى شہريت ركھتا ہو ، كيا بچى كے ليے جائز ہے كہ اگر وہ مناسب شخص پالےتواسے اپنا خاوند اختيار كرے جب كہ كفو بھى ركھتا ہے چاہے والد صاحب شہريت كى وجہ سے موافق نہ بھى ہوں ؟
اورپھر والد صاحب دين كے معاملہ ميں بھى ايسا شخص اختيار كرينگے جوكہ ان كى خواہش كے مطابق ہو ، وہ لوگوں كواپنى طاقت وثروت اورنام دكھانا پسند كرتے ہيں ، توكيا ايسا ممكن ہے كہ كوئي ايسى دعا بتائيں جس كے پڑھنے سے والد صاحب كااخلاق بہتر ہوجائے اوروہ ايک سہل پسند بن جائيں تا كہ معاملات كرنے ميں آسانى پيدا ہو ؟ تعاون كى دوخوست كى جاتى ہے .

## پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول :

جمہور علماء كرام كے نزديک صحيح يہى ہے كہ نكاح كى شروط ميں ولى كا ہونا بھى ايک شرط ہے ، عورت كا نكاح ولى كے بغير صحيح نہيں ، اس كى تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر ( 2127 ) كے جواب كا مراجعہ كريں .

اورولى كے ليے سب سے زيادہ حقدار شخص والد ہى ہے ، ليكن اگر اس ميں ولى بننے كى اہليت نہ ہو اوريہ ثابت ہوجائے كہ والد ولى بننے كا اہل نہيں توپھر ولايت ساتھ والے ميں منتقل ہوجائے گى مثلا دادا وغيرہ ، اس مسئلہ كى تفصيل اوردلائل معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر ( 7193 ) اور( 31119 ) كے جوابات كا مراجعہ كريں .

دوم :

صفات شرعیہ اورشروط جوکہ خاوند میں ہونا ضروری ہیں ان میں سب سے اہم دین ہے ، جس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اوراخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کردو ، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت فساد اورفتنہ کھڑا ہوجائے گا ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1005 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی ( 1084 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( 6942 ) اور ( 5202 ) کے جوابات کا بھی مراجعہ کریں ۔

سوم :

نکاح کی شرعی شروط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہونے والی بیوی کی رضامندی بھی شامل ہونی چاہیے ۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے :

( ایم عورت ( جوکہ پہلے شادی شدہ ہو ) کی شادی اس سے اجازت لینے سے قبل نہ کی جائے ، اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کی کہ اس کی اجازت کس طرح ہوگي ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ( کنواری ) کی اجازت اس کی خاموشی ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4741 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2543 ) ۔

اس طرح کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اسے کسی بھی شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرے ، اوراسی طرح لڑکی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ولی کی اجازت کے بغیر خود ہی شادی کرلے ۔

لھذا صحت نکاح کے لیے ولی کی موجودگی شرط ہے ، اورلڑکی جس سے نکاح نہیں کرنا چاہتی اسے اس کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ، اورایسا کرنے سے اسے نافرمان شمار نہیں کیا جائے گا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

والدین کواس بات کی اجازت نہیں کہ وہ بچے کا اس سے نکاح کریں جسے وہ نہیں چاہتا ، اگر وہ نکاح سے رک جاتا ہے تواس سےوہ عاق اورنافرمان شمار نہیں ہوگا ، جس طرح اگرکوئي چیز نہیں کھانا چاہتا تواس کا کھانا ۔

الاختیارات ص ( 344 ) ۔

چہارم :

آپ کے والد اورجس پر وہ قائم ہیں کے بارہ میں ہم یہ نصیحت کرینگے کہ :

اول :

ان کی غیر موجودگی میں ان کے لیے دعا کرنا ، یہاں کوئي معین اورخاص دعا نہیں بلکہ آپ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالی ان کی اصلاح فرمادے ، اوران کاشرح صدر کر دے ۔

دوم :

والد کے کچھ دوست واحباب سے مدد و تعاون لیں یا پھر رشتہ داروں کےذریعہ جن پر وہ بھروسہ کرتے ہیں کہ ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں ۔

سوم :

حسب استطاعت اپنی زبان میں تقاریر کی کیسٹیں اورکتابیں حاصل کریں جن میں اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئي ہو اوربرے اخلاق کی نقصانات بیان کیے گئے ہوں ، اوریہ اپنے والد کوکسی اچھے سے اسلوب کے ساتھ بطور ھدیہ پیش کریں ہوسکتا ہے اللہ تعالی اسے ان کی اصلاح کا سبب بنا دے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ آپ کواپنی رضا اورمحبوب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

واللہ اعلم .